126909 ـ غیر قانونی نکاح کر کے خاوند کی دوسری بیویوں کو شادی کا بتا دیا تو خاوند نے طلاق دے دی اور اب وہ حمل گرانے کا مطالبہ کرتا ہے!

سوال

میں ایك نیك و صالح اور دین کا التزام کرنے والے شخص سے شادی شدہ ہوں، اس نے اپنے خاندان والوں سے خفیہ طور پر میرے ساتھ شادی کی کیونکہ وہ پہلے بھی شادی شدہ تھا، اس کی رغبت کا احترام کرتے ہوئے میں نے بہت سارے حقوق ختم کر دیے تا کہ یہ راز قائم رہے، اس طرح میں اس سے رابطہ کرنے میں مشکل سے دوچار رہنے لگی، میری شادی کو ایك برس ہو چکا ہے لیکن اس عرصے میں اسے میں نے صرف چوبیس دن دیکھا ہے.
اور بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس کی بیویوں اور خاندان والوں کو بتا دوں ہو سکتا ہے وہ میرے ساتھ نرمی و رحمدلی کا سلوك کرتے ہوئے میرا تعاون کریں، لیکن اچانك مشکل اور بڑھ گئی کیونکہ میں چھ ماہ کی حاملہ ہوں اس حالت میں خاوند نے مجھے موبائل میسج کر کے طلاق دے دی.
مجھے حق سننے والا کوئی نہیں ملا لیکن اس سے بھی بڑھ کر ظلم یہ کہ میرا خاوند حمل گرانے کا مطالبہ کر رہا ہے!
اس سلسلہ میں شریعت کیا کہتی ہے ؟
میں تو ضائع اور تباہ ہو گئی ہوں کیونکہ میرا نکاح سرکاری طور پر رجسٹر نہیں ہوا، بلکہ صرف شرعی طور پر والد صاحب اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہوا تھا، اب میں تو یہی کہتی ہوں کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے، میں نے اس کے خاندان والوں کو بتا کر کوئی برائی نہیں کی، کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ سمجھتے ہیں، لیکن معاملہ اس کے برعکس اور الٹ ہو گیا، اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے والد نے سرکاری طور پر نکاح رجسٹر نہ کرا کر بہت بڑی غلطی کی ہے کہ اس نے عرفی نکاح کر دیا، ہم کئی بار بیان کر چکے ہیں کہ یہ عرفی نکاح اگرچہ نظریاتی ناحیہ سے شرعی ہے، لیکن نکاح سرکاری طور پر رجسٹر نہ کرانے میں بہت سارے نقصانات اور عظیم خرابیاں پائی جاتی ہیں جن میں سے اہم یہ ہیں:

رسمی طور پر کاغذات میں بچے کی نسبت والد کی طرف کرنا مشکل ہوتا ہے، اور اسی طرح عورت کے مالی حقوق بھی محفوظ نہیں رہتے مثلا مہر اور وراثت وغیرہ یہ ایسے امور ہیں جو کسی عقلمند کے لیے مخفی نہیں.

مزید آپ سوال نمبر (45513) اور (45663) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

دوم:

طلاق دینے والا جس سے بھی طلاق کی تعبیر کر سکتا ہو اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے چاہے وہ کلام ہو یا لکھ کر یا پھر اگر وہ گونگا ہے تو اشارہ کے ساتھ، اور خاوند کے موبائل سے کیا گیا طلاق کا میسج جس میں بیوی کو طلاق دی گئی ہو سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ یہ ثابت ہو جائے کہ میسج کرنے والا خود خاوند ہے، اور اس نے بغیر کسی جبر و اکراہ کے یہ میسج کیا ہو.

مزید آپ سوال نمبر (70460) اور (36761) اور (20660) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں.

سوم:

اکثر اور عام لوگ یہ خیال اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ حاملہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن ان کا یہ گمان و خیال غلط اور باطل ہے، بلکہ حاملہ عورت کی طلاق شرعی ہے اور یہ سنت کے مطابق ہے.

مزید دلائل دیکھنے کے لیے اور علماء کرام کے اس کے متعلق اقوال کا مطالعہ کرنے کے لیے سوال نمبر (12287) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ کا خاوند اقرار کر چکا ہے کہ اس نے ہی یہ میسج کیا تھا اور اس میں جو کچھ تھا اسے اس کا علم ہے اور اس کے معانی کا مقصد یہی تھا تو آپ کو طلاق ہو چکی ہے اور یہ ایك طلاق شمار ہو گی.

اور اب آپ طلاق کی عدت میں ہیں حتی کہ حمل وضح ہو جائے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق (4).

اور یہ عدت مطلقہ عورت اور جس کا خاوند فوت ہو جائے دونوں کو شامل ہو گی.

اس طلاق کے نتیجہ میں یہ مرتب ہوتا ہے کہ: آپ خاوند کے گھر میں رہیں اور اپنے اختیار سے وہاں سے مت نکلیں، اور اسی طرح خاوند کے لیے بھی حلال نہیں کہ وہ آپ کو اس گھر سے نکالے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو، اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں

ان كے گھروں سے نكالو، اور نہ ہى وہ (خود) نكليں ہاں يہ اور بات ہے وہ كھلى برائى كر بيٹھيں، يہ اللہ كى مقرر كردہ حديں ہيں، جو شخص اللہ كى حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے يقيناً اپنے اوپر ظلم كيا، تم نہيں جانتے كہ شائد اس كے بعد اللہ تعالى كوئى نئى بات پيدا كر دے الطلاق (1).

اور دوران حمل آپ كا خاوند آپ كو اپنى عصمت ميں واپس لينا كا زيادہ حقدار ہے، جيسا كہ اللہ تعالى كے اس فرمان ميں بيان ہوا ہے:

اور ان كے خاوند اس ميں انہيں واپس لينے كے زيادہ حقدار ہيں جب وہ اصلاح كا ارادہ ركھتے ہوں البقرۃ (228).

چہارم:

رہا آپ كے خاوند كا آپ سے اسقاط حمل كا مطالبہ كرنا اور آپ كا حمل چھ ماہ كا ہو چكا ہے تو يہ مطالبہ برائى ہے اور اسے اس كا كوئى حق حاصل نہيں، اور آپ كے ليے اس كے ارادہ اور مطالبہ پر عمل كرتے ہوئے اپنا حمل ساقط كروانا حلال نہيں، كيونكہ يہ ايك جان كو ناحق اور بےگناہ قتل كرنا ہے.

ايسا كرنے ميں گناہ اور ديت ہے جو كہ دين جنين كہلاتى ہے اور وہ ايك غلام يا لونڈى كى قيمت كى ادائيگى ہے جو يہ علماء مقرر كرينگے جو بچے كى ماں كى ديت كا عشر ہو گا، اور كفارہ بھى ہے جو دو ماہ كے مسلسل روزے ركھنا ہونگے، اور آپ اور آپ كا خاوند دونوں ہى ديت اور گناہ ميں شريك ہيں، اور تم دونوں پر دو دو ماہ كے مسلسل روزے ركھنا ہونگے، جيسا كہ سوال نمبر (40269) كے جواب ميں بيان كيا جا چكا ہے آپ اس كا مطالعہ ضرور كريں.

چنانچہ آپ اسقاط حمل سے گريز كريں، اور كوئى ايسا فعل سرانجام دينے ميں اللہ سے ڈريں جو آپ كے ليے شرعاً حلال نہيں ہے، اور آپ خاوند كو بھى اللہ كا خوف دلائيں اور يہ علم ميں ركھيں كہ اس مسئلہ ميں آپ كے ليے خاوند كى اطاعت كرنا جائز نہيں ہے؛ كيونكہ وہ جو چاہتا ہے وہ ايك معصيت و نافرمانى ہے، اور اللہ تعالى كى معصيت و نافرمانى ميں كسى كى بھى اطاعت نہيں ہو سكتى.

آپ اپنے والد يا علق و دانش و حكمت ركھنے والے جس شخص كو پسند كرتى ہوں اپنے اور خاوند كے مابين واسطہ بنائيں تا كہ وہ آپ كو وقت گزرنے سے قبل اپنى عصمت ميں واپس لے لے، اور جب ايسا ہو جائے تو آپ (اور آپ كا والد بھى) سركارى طور پر نكاح رجسٹر كرانے كى كوشش كريں چاہے اس ميں مشقت اٹھانى پڑے اور مشكل بھى پيش آتى ہو.

اور اگر وہ انكار كرے اور آپ كو طلاق دينے پر ہى مصر ہو تو پھر آپ اس آزمائش پر صبر كريں اور اپنے معاملہ كو اللہ كے سپرد كر ديں، اور نااميد مت ہوں، ہو سكتا ہے اللہ تعالى آپ كو اس بچے ميں خير ركھى ہو، اور آپ كو اس خاوند سے بھى كوئى بہتر خاوند مل جائے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی ہر ایك کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا، اور اللہ بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے النساء (130).

واللہ اعلم .